اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

نفسِ امارہ

سرکش نفس

فُجور

1۔ ظُلم

(i) شیطانی صفات

(ii) مَلَکی صفات

2۔ جہالت

(i) بہیمی صفات

(ii) سبعی صفات

یادداشتیں

الفُجُور

بدکاری

فجور کیا ہے؟

فجور بھی فطری الہام ہے۔

1. **وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا** 1ص لا **وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا** 2ص لا **وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا** 3ص لا **وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا** 4ص لا **وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا** 5ص لا **وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا** 6ص لا **وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا** 7ص لا **فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا** 8ص لا

قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی!(1) اور چاند کی جب کہ وہ اس کے پیچھے آتا ہے!(2) اور دن کی جب کہ وہ سورج کو نمایاں کردے!(3) اور رات کی جب وہ اسے چھپا لیتی ہے!(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جو اس کو بنایا!(5) اور زمین کی اور جو اس کو پھیلایا!(6) اور نفس کی اور جو اس کو درست کیا!(7) پھر اس کو اس کی بدی کی اور اس کی خدا خوفی کی سمجھ دی۔(8) (الشمس:1,8)

انسان چاہتا کہ آگے بھی فجور کرتا رہے۔

2. **لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ** 1لا **وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ** 2ط **اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ** 3ط **بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ** 4 **بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ** 5ج **يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ** 6ط

نہیں میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی!(1) اور نہیں میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی!(2) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیاں جمع نہ کرسکیں گے؟(3) کیوں نہیں! ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک ٹھیک بنا دیں۔(4) بلکہ انسان یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اپنے آگے بھی فسق و فجور کرتا رہے۔(5) پوچھتا ہے "کب ہے قیامت کا دن"(6) (القیامۃ:1,6)

یادداشتیں

لوگ فاجر ہیں یا مومن۔

3.عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ:إِنَّ اللهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخْرَهَا بِالآبَاءِ ، مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ، أَنْتُمْ بَنُوْ آدَمَ ،وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دورِ جاہلیت کے تکبر اور غرور اور اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرنے کو دور کر دیا۔اب انسان دو قسم کے ہیں یا مومن متقی ہے یا فاجر بدبخت ہیں (یادرکھو) تم سب آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم کی پیدائش خاک سے ہوئی۔'' (ابوداؤد: 5116)

فاجر کون ہے؟

4.عَنْ أَبِی مُوسَی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤمِنِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ رِیحُهَا طَیِّبٌ، وَالَّذِی لا یَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلا رِیحَ لَهَا ،وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ، رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ.وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی لا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلا رِیحَ لَهَا.''

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی اچھا اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور وہ مومن جو نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے کہ اسکا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مردہ کی طرح ہے کہ اسکی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اسکا مزہ بھی کڑوہ ہے اور جو فاسق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوہ ہے اور کوئی خوشبو بھی نہیں۔''(البخاری: 7560 مسلم: 1860)

فاجر کی پہچان کیا ہے؟

بدکار کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے۔

یادداشتیں

5.عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :"مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال پودے کی پہلی نکلی ہوئی ہری شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے اسے جھکا دیتی ہے پھر وہ سیدھا ہوکر مصیبت برداشت کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اور بدکار کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔" (صحیح بخاری: 5644)

بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلکا سمجھتا ہے۔

6.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَأَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهِ، فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا. قَالَ أَبُوْ شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: یقیناً مومن اپنے گناہوں کو ایسے محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح ہلکا سمجھتا ہے کہ وہ اس کے ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا۔ابوشہاب نے ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے کیفیت بتائی پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی۔(البخاری: 6308)

فاجر جھگڑالو ہوتا ہے۔

7.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا : مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ،وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ،وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ،وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

یادداشتیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ منافق ہے وہ شخص جو بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب معاہدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب کسی سے لڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادتوں میں سے ایک بھی عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔'' (صحیح بخاری: 3178)

فاجر کا انجام

فاجر کی آوازیں

8.عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ :أَخَذَا لنَّبِیُّ ﷺ بِیَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلَیٰ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ فَوَجَدَہٗ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَأَخَذَہُ النَّبِیُّ ﷺ فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَکَیٰ،فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :أَتَبْکِیْ أَوَلَمْ تَکُنْ نَھَیْتَ عَنِ الْبُکَاءِ ؟ قَالَ : لَا،وَ لٰکِنْ نَھَیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ أَحْمَقَیْنِ فَاجِرَیْنِ:صَوْتٍ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ خَمْشِ وُجُوْہٍ وَشَقِّ جُیُوْبٍ وَرَنَّۃِ شَیْطَانٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کو اپنے ساتھ اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے جو کہ اس وقت جان کنی کی کیفیت میں تھے نبی ﷺ نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور رونے لگے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ روتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ رونے سے منع فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں رونے سے منع نہیں کرتا لیکن احمق اور فاجر کی آوازوں سے منع کرتا ہوں ایک کسی مصیبت کے وقت رونا، منہ کو نوچنا پیٹنا اور گریبان پھاڑنا دوسرا شیطان کی طرح نوحہ کرنا اور چیخنا''۔ (جامع الترمذی: 1005)

یہ آدمی فاجر ہے۔

یاداشتیں

9. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَ مُوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ لِيْ كَانَتْ لِأَبِيْ. فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَلَكَ يَمِيْنُهُ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَاحَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ يَأْكُلُهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضر موت کا اور ایک آدمی کندہ کا (دونوں) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو کہ مجھے میرے باپ سے ملی تھی، کندی نے کہا کہ یہ زمین میری ہے میں اس میں کاشت کرتا ہوں۔ اس زمین میں اس کا کوئی حق نہیں۔ نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس سے قسم لے لے۔ اس (حضرمی) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی فاجر (جھوٹا) ہے جھوٹی قسم کھانے میں بھی کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور کسی چیز سے پرہیز بھی نہیں کرے گا (ہر طرح اپنی بات منوانے کی کوشش کرے گا) آپ ﷺ نے فرمایا: اب تیرے لیے اس کی قسم کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ پھر وہ آدمی قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس نے دوسرے کا مال ظلماً
مارنے کی خاطر قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے اعراض کرے گا (بوجہ ناراضگی اس پر متوجہ نہ ہوگا) (مسلم: 358)

زیادہ تر تاجر فاجر اٹھائے جائیں گے۔

یاداشتیں

10.عَنْ رِفَاعَةَ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى، فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَفَعُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ . فَقَالَ: إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

رفاعہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ عید گاہ کو نکلے لوگوں کو خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا اے تاجروں کے گروہ! سو وہ نبی ﷺ کی بات کو سننے لگے اور آپ ﷺ کی طرف اپنی گردنیں اور آنکھیں بلند کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے مگر جو اللہ سے ڈرا یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی اور نیکی کی اور لوگوں سے خرید وفروخت میں خوش معاملگی کی۔ اور سچ بولا۔ (الترمذی: 1210)

اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی امداد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔

11.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: " هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. "فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ : الَّذِي قُلْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :"إِلَى النَّارِ "قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ:" اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. "ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ:" إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے آپ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا، فرمایا کہ یہ

یادداشتیں

شخص دوزخ والوں میں سے ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا اور وہ زخمی بھی ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخ میں جائے گا۔ آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا ہے اور (زخمی ہو کر) مر بھی گیا۔ آپ ﷺ نے اب بھی یہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' کہ ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہو جاتا۔ لیکن ابھی لوگ اسی غور وفکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے البتہ زخم کاری ہے ۔ پھر جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، اور انھوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا جنت میں اور کوئی داخل نہیں ہو گا اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی امداد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔(البخاری: 3062 مسلم: 305)

فاجر کا انجام

فاجر کی وفات سے دنیا والے نجات پا جاتے ہیں۔

12. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ، مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَىٰ رَحْمَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب سے لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "مستریح یا مستراح" ہے۔ یعنی اسے آرام مل گیا، یا اس سے آرام مل گیا۔

یادداشتیں

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ''المستریح والمستراح منه'' کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے وہ مستریح ہے اور مستراح منہ وہ ہے کہ فاجر بندہ سے اللہ کے بندے، شہر، درخت اور چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری: 6512)

برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

13. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِى اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِى اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا.'' وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ . فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِى اِلَى الْفُجُوْرِ . وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِى اِلَى النَّارِ . وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی آدمی کو جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' (البخاری: 6094، مسلم: 6637 ترمذی: 1971)

یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔

14. فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿33﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿34﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿35﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿36﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿37﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿38﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿39﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿40﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿41﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿42﴾

پھر جب کان بہرے کر دینے والی آئے گی۔ (33) جس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔ (34) اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے۔ (35) اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں

یادداشتیں

سے۔(36)اس دن ان میں سے ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے نیاز کردے گی۔(37) کچھ چہرے اس روز دن چمکنے والے ہوں گے۔(38) ہنسنے والے اور خوش کرنے والے۔(39) اوراس دن کچھ چہروں پر خاک اڑ رہی ہوگی۔(40)ان پرسیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔(41)یہی لوگ انکارکرنے والے فاجرہوں گے۔(42) (عبس: 33,42)

بدکارلوگ دوزخ میں ہوں گے۔

15. اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ13ج وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ14ج صلے

یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے(13)اور یقیناً گناہ گاردوزخ میں ہوں گے۔ (14)

(الانفطار: 13,14)

یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال قیدخانے کے دفتر میں ہے۔

16. كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ7ط وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ8ط كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ9ط

ہرگزنہیں !یقیناً گناہ گاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہوگا۔(7)اورتم کیا جانوسجین کیا ہے ؟(8)ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔(9)(المطففین: 7,9)